سوال

(43)کسی بااقتدار شخص جوحکومت کے اعلی منصب پرفائزہو، اوروہ کسی کوذاتی مخاصمت کی بناء پرماتحت چندافرادسے اسے قتل کرادے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگرکوئی بااقتدار شخص جوحکومت کے اعلی منصب پرفائزہو، اوروہ کسی کوذاتی مخاصمت کی بناء پرماتحت چندافرادسے اسے قتل کرادے ، توکیاصرف وہی قاتل کہ جس نے مقتول کوکاری ضرب پہنچائی قصاص کیاجائے ، یااس کے ساتھ شریک ہونے والے افرادبھی ؟

مزیدیہ کہ اس بااقتدار شخص کوکہ جوحکومت کے اعلیٰ منصب پرفائزہے اورجس کے حکم سے قتل ہواہے ۔ اسے قصاص میں بھی ماراجائے گا؟ ۔

(محمدامین اثری)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایسابااقتدار شخص جوحکومت کے اعلی منصب پرفائزہواور عملا مطلق العنان اوراسلامی شریعت کے حدودوقیودسے آزادہو، جیساکہ آج کل کے بااقتدارسیاسی حکام ہوتے ہیں ۔ اوران کے ماتحت ملازمین ایک طرح سے مکروہ ومجبورہوتے ہیں اوراقتداراعلی کے حکم واشارہ پرچلتے ہیں ۔ اگراقتداراعلی کے حکم اوراشارہ سے کسی مسلمان کوظلما اورناحق قتل کردیں ، توایسی صورت میں ان قاتلین اوران کے آمر مطلق سب کوقصاص میں قتل کردیاجائے گا بشرطیکہ بقاعدہ شرعیہ یہ ثابت ہوجائے کہ ان قاتلین نے بااقتدار شخص کے حکم سے قتل کیا ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ قاتل اورحکم دینے والا سبھی قصاص میں قتل کئے جائیں گے ۔ یہی مذہب ہے امام احمداورامام مالک کا ۔

ابن قدامہ لکھتے ہیں :

''إِذَا أَكْرَهَ رَجُلًا عَلَى قَتْلِ آخَرَ، فَقَتَلَهُ، فَيَجِبُ الْقِصَاصُ عَلَى الْمُكْرِهِ وَالْمُكْرَهِ جَمِيعًا، وَبِهَذَا قَالَ مَالِكٌ وَقَالَ أَبُو حَنِيفَةَ، وَمُحَمَّدٌ: يَجِبُ الْقِصَاصُ عَلَى الْمُكْرِهِ دُونَ الْمُبَاشِرِ؛ لِقَوْلِهِ - عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ - : «عُفِيَ لِأُمَّتِي عَنْ الْخَطَإِ وَالنِّسْيَانِ وَمَا اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ» . وَلِأَنَّ الْمُكْرَهَ آلَةٌ لِلْمُكْرِهِ، بِدَلِيلِ وُجُوبِ الْقِصَاصِ عَلَى الْمُكْرِهِ، وَنَقْلِ فِعْلِهِ إلَيْهِ، فَلَمْ يَجِبْ عَلَى الْمُكْرَهِ، كَمَا لَوْ رَمَى بِهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَهُ وَقَالَ زُفَرُ: يَجِبُ عَلَى الْمُبَاشِرِ دُونَ الْمُكْرِهِ؛ لِأَنَّ الْمُبَاشَرَةَ تَقْطَعُ حُكْمَ السَّبَبِ، كَالْحَافِرِ مَعَ الدَّافِعِ، وَالْآمِرِ مَعَ الْقَاتِلِ
وَقَالَ الشَّافِعِيُّ: يَجِبُ عَلَى الْمُكْرِهِ، وَفِي الْمُكْرَهِ قَوْلَانِ وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ: لَا يَجِبُ عَلَى وَاحِدٍ مِنْهُمَا؛ لِأَنَّ الْمُكْرِهَ لَمْ يُبَاشِرْ الْقَتْلَ، فَهُوَ كَحَافِرِ الْبِئْرِ، وَالْمُكْرَهُ مُلْجَأٌ، فَأَشْبَهَ الْمَرْمِيَّ بِهِ عَلَى إنْسَانٍ وَلَنَا، عَلَى وُجُوبِهِ عَلَى الْمُكْرِهِ، أَنَّهُ تَسَبَّبَ إلَى قَتْلِهِ بِمَا يُفْضِي إلَيْهِ غَالِبًا، فَأَشْبَهَ مَا لَوْ أَنْهَشَهُ حَيَّةً، أَوْ أَلْقَاهُ عَلَى أَسَدٍ فِي زُبْيَةٍ وَلَنَا، عَلَى وُجُوبِهِ عَلَى الْمُكْرَهِ، أَنَّهُ قَتَلَهُ عَمْدًا ظُلْمًا لِاسْتِبْقَاءِ نَفْسِهِ، فَأَشْبَهَ مَا لَوْ قَتَلَهُ فِي الْمَخْمَصَةِ لِيَأْكُلَهُ وَقَوْلُهُمْ: إنَّ الْمُكْرَهَ مُلْجَأٌ غَيْرُ صَحِيحٍ، فَإِنَّهُ مُتَمَكِّنٌ مِنْ الِامْتِنَاعِ، وَلِذَلِكَ أَثِمَ بِقَتْلِهِ، وَحَرُمَ عَلَيْهِ، وَإِنَّمَا قَتَلَهُ عِنْدَ الْإِكْرَاهِ ظَنًّا مِنْهُ أَنَّ فِي قَتْلِهِ نَجَاةَ نَفْسِهِ، وَخَلَاصَهُ مِنْ شَرِّ الْمُكْرِهِ، فَأَشْبَهَ الْقَاتِلَ فِي الْمَخْمَصَةِ لِيَأْكُلَهُ،، (المغنی باختصاروتصرف یسیرا11/455).

اوراگراس بااقتدار شخص کوغلام کے مالک کی حیثیت دی جائے اورماتحت افسران کوجنھوں نے اس بااقتدار شخص کے حکم سے قتل کاارتکاب کیاہے اس غلام کی حیثیت دی جائے جس کوناحق قتل کی حرمت کاعلم تھااوراس نےاپنے آقا کے حکم سے کسی کوظلماً قتل کردیا، توایسی صورت میں بھی یہ بااقتدار شخص اور قتل کرنے والے یعنی : آمراورمامور دونوں ہی قصاص میں قتل کیے جائیں گے ، یہی مذہب ہے قتادہ تابعی کا ، اورامام احمد بن اس صورت میں صرف غلام کے قتل کیے جانے کے قائل ہیں اورکہتے ہیں کہ آقا کوقتل کے سوا جس یا جومنا سب سزاازقسم تعزیر ہو، دی جائے گی ۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں : ''متی کان العبد یعلم تحریم القتل ، فالقصاص علیہ ، ویؤدب سیدہ لأمرہ بما أفضی إلی القتل ، بما یراہ الإمام من الجس والتعزیر، لتعدیۃ بالتسبب إلی القتل ،، (المغنی 598/11) واللہ اعلم ۔

اورجتنے لوگ قتل میں شریک ثابت ہوں سب کے سب قصاص میں مارے جائیں گے ، ایسا نہیں کہ قصاص بعض سے لیا جائے اور بعض سے نہ لیا جائے ۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں : ''أَنَّ الْجَمَاعَۃَ إِذَا قَتَلُوا وَاحِدًا، فَعَلَی کُلِّ وَاحِدٍ مِنْھُمُ الْقِصَاصُ ، إِذَا کَانَ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ لَوِ انْفَرَدَ بِقَتْلِہِ وَجَبَ عَلَیْہِ الْقِصَاصُ ... وَرُوِیَ أَنَّ عُمَرَ قَتَلَ سَبْعَۃً مِنْ أَھْلِ صَنْعَاءَ قَتَلُوا رَجُلًا، وَقَالَ لَوْ تَمَالَأَ عَلَیْہِ أَھْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُھُمْ جَمِیعًا وَعَنْ عَلِیٍّ - رَضِیَ اللَّہُ عَنْہُ - أَنَّہُ قَتَلَ ثَلَاثَۃً قَتَلُوا رَجُلًا وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّہُ قَتَلَ جَمَاعَۃً بِوَاحِدٍ، وَلَمْ یُعْرَفْ لَھُمْ فِی عَصْرِھِمْ مُخَالِفٌ ، فَکَانَ إِجْمَاعًا ، قال : ولایعتبر فی وجوب القصاص علی المشترکین التساوی فی سببہ ،، الخ (المغنی (11/490/491).

(املاہ عبیداللہ المبارکفوری 3 5 1398ھ

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 139

محدث فتویٰ